السنّة النبوية وعلومها
www.sunnah.global

رسول الل□ □ ن□ غزو□ خیبر ک□دن فرمایا: میں ی□ جھنڈا اس شخص کو دوں گا، جو الل□ اور اس ک□ رسول س□ محبت کرتا □□□ الل□ اس ک□ □اتھ پر فتح عطافرمائ□ گا□

ابو □ریر□ رضی الل□ تعالیٰ عن□ س□ روایت □□ ک□ رسول الل□ □ ن□ غزو□ خیبر ک□دن فرمایا: میں ی□ جھنڈا اس شخص کو دوں گا، جو الل□ اور اس ک□ رسول س□ محبت کرتا □□، الل□ اس ک□ □اتھ پر فتح عطافرمائ□ گا□ عمر رضی الل□ تعالیٰ عن□ ن□ ک□ا: اس ایک دن ک□ علاو□ میں ن□ کبھی امارت کی تمنا ن□یں کی□ انھوں ن□ مزید ک□ا: میں ن□ اس امید س□ ک□ مجھ□ اس ک□ لی□ بلایا جائ□ گا، اپنی گردن اونچی کی، تا□م رسول الل□ □ ن□ علی بن ابی طالب رضی الل□ تعالیٰ عن□ کو بلایا، ان کو و□ جھنڈا دیا اور فرمایا:جاؤ، پیچھ□مڑ کر ن□ دیکھو، ی□اں تک ک□ الل□ تمھیں فتح عطا کرد□□ انھوں ن□ ک□ا: علی رضی الل□ تعالیٰ عن□ کچھ دور گئ□، پھر ٹھ□ر گئ□، پیچھ□ مڑ کر ن□یں دیکھا اور بلند آواز س□ پکار کر ک□ا: الل□ ک□ رسول! میں کس بات پر لوگوں س□ جنگ کروں؟ آپ □ ن□ فرمایا: ان س□ لڑو، ی□اں تک ک□ و□ اس بات کی گوا□ی دیں ک□ الل□ تعالیٰ ک□ سوا کوئی معبود برحق ن□یں اور محمد (□) الل□ ک□ رسول □یں□ اگر انھوں ن□ ایسا کرلیا، تو انھوں ن□ اپنی جانیں اور اپن□ مال تم س□ محفوظ کرلی□، سوائ□ کسی حق ک□ بدل□ اوران کاحساب الل□ پر □وگا□

[صحیح] [اس□ امام مسلم ن□ روایت کیا □□□]

رسول الل□ □ ن□ غزو□ خیبر ک□ دن اعلان فرمایا: میں ی□ جھنڈا اس شخص کو دوں گا، جو الل□ اور اس ک□ رسول س□ محبت کرتا □□، الل□ اس ک□ □اتھوں پر خیبر ک□ بعض قلعوں پر فتح نصیب کر□ گا□ عمر رضی الل□ عن□ ک□ت□ □یں ک□ میں ن□ اس دن ک□ علاو□ کبھی امارت کی تمنا ن□ کی، اس امید میں ک□ نبی □ کی جانب س□ اعلان کرد□ خوش خبری مجھ□ حاصل □وجائ□□ عمر رضی الل□ عن□ فرمات□ □یں ک□ میں اس امید میں اپنی گردن لمبی کرن□ لگا ک□ مجھ□ جھنڈا ک□ لئ□ بلایا جائ□ گا، تا□م رسول الل□ □ ن□ علی بن ابی طالب رضی الل□ عن□ کو بلوایا اور انھیں جھنڈا عنایت فرمایا اور حکم دیا ک□ جاؤ اور پیچھ□ مڑ کر ن□ دیکھو، تا آں ک□ الل□ تعالیٰ تمھیں فتح و کامرانی س□ نواز د□؛ کیوں ک□ مڑ کر دیکھن□ س□ تم□اری کامل توج□ و یکسوئی میں فرق پیدا □و سکتا □□□ چنانچ□ و□ کچھ دور گئ□ پھر ٹھ□رگئ□ اور نبی □ کی مخالفت س□ بچت□ □وئ□ بغیر مڑ□ □ی بلند آواز س□ رسول الل□ □ س□ دریافت کیا: میں کس بات پر لوگوں س□ جنگ کروں؟ آپ □ ن□ فرمایا:ان س□ لڑو ی□اں تک ک□ و□ اس بات کی گوا□ی دیں ک□ الل□ تعالیٰ ک□ سوا کوئی معبود برحق ن□یں اور محمد □ الل□ ک□ رسول □یں□ اگر انھوں ن□ اس ش□ادت کا اقرار کرلیا، توانھوں ن□تم س□ اپنی جانیں اور اپن□ مال محفوظ کرلی□، سوائ□کسی حق ک□ بدل□، تو اس حق ک□ تئیں ان کا مؤاخذ□ کیا جائ□ گا، جیس□ جان ک□ بدل□□جان اور زکوٰ□ کا اموال□ ج□اں تک ان ک□ اور الل□ تعالیٰ ک□ درمیان پایا جان□ والا مخفی معامل□ □□، تو اگر و□ اپن□ قول میں سچ□ ر□□ اور ایمان خالص کو اختیار کیا، تو ی□ چیز ان کی آخرت میں نفع بخش ثابت □وگی اور و□ عذاب س□ بچ جائیں گ□، جیس□ انھیں دنیا میں اس س□ فائد□ □وا؛ ورن□ انھیں ان ک□ ایمان کا کوئی فائد□ حاصل ن□ □وگا، بلک□ و□ ج□نم میں ر□ن□ وال□ منافق □وں گ□□